نظم/غزل

ڈاکٹر ترنم ریاض

دل ہمارا بھی عجب ہے

دل ہمارا بھی عجب ہے
صبحِ کاذب کا دِوانہ
صبحِ صادق اک مریض
دورافق کے پاس جا کر
رُک سا جاتا ہے کہیں
جھانکتا کہرے کے اندر
تا کتا گھلتی ہوئی نیلاہٹوں کو
قرمزی رنگِ شفق کو
اور ہوا کو ہاتھ میں لینے پہ کوشاں
چاہتا ہے،
دن ٹھہر جائے فقط اس صبح پر، اور ایک منظر بھی نہ بدلے!

دِن کے غل سے، روشنی کی خیرہ کرتی سی چمک سے
دوستی دِل کی نہیں ہے، اور ہماری بھی نہیں ہے

زیتون

یہ فرشِ چوبی پہ نرم آہٹ تمہارے پنجوں کی دھیمی دھیمی
محبتوں سے بھری تمہاری یہ بھولی آنکھیں
دومخملی دست مال سے کان
ہے دُم کہ چھوٹی سی مورپنکھی

بغیر شرطوں کے پیار کرنا
یہ ماؤں سا انتظار کرنا
یہ پاسبانی یہ نگہبانی
دِلوں پہ میٹھی سی حکمرانی

یہ پچھلے پیروں پہ ایستادہ سا ہو کے چھو لینا میرا دامن
وفا میں تیار رہنا ہر دم نثار کرنے یہ چھوٹا سا تن
اے شاخِ گُل سی گداز، او لو!
بتا سکو تو بتا دو مجھ کو
انا کے مارے یہ لوگ کیوں اپنوں ہی سے رہتے ہیں دور اتنے
کہ وہ جو منطق بھگارتے ہیں، ہیں اصل میں بے شعور کتنے!

عبدالرحیم نشتر

○

وفاداری قیامت ہوگئی ہے
شہادت بھی سیاست ہوگئی ہے

بھڑک جاتے ہیں میرا نام سن کر
انھیں اس درجہ وحشت ہوگئی ہے

خدا کا شکر بھی کرتا ہے بندہ
ذرا سی اک شکایت ہوگئی ہے

ستمگر سے الجھتا بھی کہاں ہوں
ستم سہنے کی عادت ہوگئی ہے

مری چپ نے مجھے بزدل بنایا
حریفوں کو جسارت ہوگئی ہے

بھلا اک جھوٹ ٹکتا بھی کہاں تک
قبیلے میں بغاوت ہوگئی ہے

C-11، جنگپورہ ایکسٹینشن، نئی دہلی۔110014

پلاٹ نمبر 7، بالمقابل مرکز ٹیچرس کالونی، جعفر نگر، ناگپور، موبائل: 7276071889